بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

پچیسواں پارہ

سورہ الشوریٰ۔ 24

اکیسویں تراویح

سورہ حٰمٓ عٓسٓقٓ پچیسویں پارہ کی تلاوت شروع ہورہی ہے۔

اللہ کا رسول لوگوں کو چونکانے تنبیہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ کافر ہمارے رسول کے خلاف باتیں، سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ فرشتے آسمانوں میں ان کافروں کی سرکشی سے بیزار ہیں۔ یہ تیسرا حٰمٓ ہے اس کے ساتھ عٓسٓقٓ بھی شامل ہے اس میں قرآن کی وحی، نبوت رسول اور ولایت مومن یا قرب مومن کا بیان ہورہا ہے۔ تیسرا حجاب قرآن اٹھا رہا ہے۔ ایک مومن کا دوسرے مومن کا تعلق اور رشتہ کیا ہونا چاہئیے۔ مومن کی راہ حق کیا ہونی چاہئیے۔ زندگی کا طریقہ تو رسول اللہ کی زندگی ان کی اطاعت اور پیروی کا نمونہ ہونی چاہئیے۔ یہ سب باتیں صرف قرآن کی روزانہ تلاوت سے معلوم ہوگی اور اس سے ملتی ہیں۔ خدا ارحم الراحمین ہے اسکی رحمت کا بھید اس کی قدرت کے آفاق میں پوشیدہ ہے خدا لوگوں کے انفس یعنی ذات کے اندر بھی سمایا ہوا پوشیدہ ہے۔ پچھلی تراویح کی سورت میں خدا نے وعدہ کیا تھا کہ عنقریب دنیا میں رسول اللہ کے انفس میں قدرت و حکمت کی نشانیاں دکھادیگا وہ اس سورت میں ظاہر ہورہی ہیں۔ خدا کے بندوں پر دو احسانات ہیں۔ ایک دین اسلام توحید کا راستہ دوسرے شریعت دین کا طریقہ یہ دونوں چیزیں معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہیں اس کے ذریعہ بندہ خدا کو تلاش کرتے ہوئے اس کی ذات کا پتہ ڈھونڈ نکالتا ہے۔ کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں آواز آتی ہے۔ یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں۔

اس سورہ حٰمٓ کا حجاب تلاوت قرآن سے اٹھایا جائیگا۔ مومن کو صرف اپنی آخرت اور عاقبت کی فکر ہوتی ہے۔ دنیا سے ایسے گزرتا ہے کہ خریدار دنیا کبھی نہیں رہتا۔ بقدر ضرورت دنیا سے تعلق رہتا ہے جو مومن دنیا کے طلبگار ہیں دنیا کی جستجو و کوشش بھی ساتھ رہتی ہے اللہ انہیں دنیا کا عیش آرام سکون، دولت، اولاد سب کچھ دیتا ہے پھر ان کی آزمائش شروع ہوجاتی

ہے دنیا ان پر حاوی اور دین ان سے رخصت ہوجاتا ہے یہ ان کی خوشی اور مرضی سے ہوتا ہے جیسا وہ طلب کرتے ہیں اللہ رب کی طرف سے ہر بندہ مومن کو اس کے مقررہ مقدار پیمانے کے حساب سے نوازتا رہتا ہے یہی اس کی تقدیر کہلاتی ہے اگر اس کے ظرف اسکی صلاحیت مزاج طبیعت سے اسکو زیادہ نواز دیتا ہے تو پھر وہ خدا کا باغی سرکش، مغرور، خود پسند، خدا کے خلاف بولنے لگتا ہے مَن آنم کہ مَن دانم اسی لیے وہ الرحمٰن ہے بندوں کو ان کی ضرورت کے مطابق صلاحیت و ظرف کے مطابق دیتا رہتا ہے۔

اگر زندگی میں قوانین قدرت کا خیال نہ رکھا جائے تو زندگی میں بگاڑ پیدا ہوجاتا ہے زندگی انسان کے عمل اسکی کوششوں کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اللہ لوگوں کی نیتوں کا حال خوب جانتا ہے۔ زندگی میں کون دنیا پسند کرنیوالا کون آخرت اور خدا کی محبت رسول کی اطاعت کا متوالا ہے۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ مومن متقی بندوں پر ہمیشہ اللہ کا فضل و کرم ہوتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کی یاد سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ مومن کا صبر و استقامت اصل چیز ہے جس کا اس سورت میں بیان ہورہا ہے۔ صبر و استقامت سے ظلم و زیادتی زور توڑ دیتی ہے۔ عدل و احسان سے ظلم ختم ہوجاتا ہے عفو و درگزر سے محبت کے رشتے استوار رہتے ہیں مومن کا معاشرہ اس کا گھر اس کا ماحول اسلامی معاشرہ سوسائٹی دینی اصولوں پر قائم رہتی ہے۔ سورت کا پانچواں رکوع شروع ہے مومن کی ہدایت بغیر اللہ کی توفیق اور مدد کے ممکن نہیں ہے۔ اللہ توفیق جسکو چاہے دے۔ سب کچھ نعمتیں احسان اللہ کی طرف سے ہے دنیا کی نعمتیں مال دولت اولاد سب اللہ کی طرف سے ہے جس کو چاہے دے تمہاری محنت کوشش لیاقت کا صلہ نہیں ہے اللہ کی دین سے ملتا ہے۔ اللہ جسکو چاہے بیٹے ہی بیٹے دیدے لڑکی ایک نہ دے اللہ سب بیٹیاں ہی دیدے۔ بیٹا ایک نہ دے وارث نہ بنا سکے۔ اللہ کی مشیت اور مرضی کی بات ہے وارث سے ترکہ تقسیم ہوتا ہے کسی کو وارث ہی نہیں دیتا ترکہ تقسیم نہیں ہوتا خاندان کا سلسلہ قبیلہ آگے سے ختم ہوجاتا ہے اللہ کی مرضی اسکی مشیت میں کس کو دخل ہوسکتا ہے۔ لوگوں کو اللہ کی نعمتوں پر بجائے خوش ہونے کے شکر بجا لانا چاہیئے۔ نعمتوں کے چھن جانے پر مغموم، رنجیدہ ہونے کی بجائے صبر کرنا چاہیئے یہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہوتا رہتا ہے اللہ کی رضا اصل مقصود ہے۔ ہر حال میں ہر عطا پر خوش رہنا ہوگا۔ یہی وہ نکتہ ہے جو اس سورہ حٰمٓ عسٓقٓ میں بیان ہورہا ہے۔

حٰمٓ کا تیسرا حجاب اللہ کی مشیت اور مرضی پر راضی برضا رہنا ہے۔ خدا کی مرضی جب بھی معلوم کرنا چاہو قرآن مجید کو اٹھالو۔ کھول کر پڑھو اور جہاں جس آیت پر انگلی اٹک جائے اس کا

معنی مفہوم مطلب تفسیر معلوم کرو تمہارے دل کی بات تمہاری زندگی کا مسئلہ اسمیں حل ہو کر سامنے آجائیگا وہ بات معلوم ہوجائیگی جس کے لیے تم پریشان تھے بےچین تھے یہ منزل قرآن کی روزانہ تلاوت سے ملتی ہے خدا اور بندے کے درمیان حجاب قرآن اٹھا دیتا ہے جب مومن خدا سے ہم کلام ہوتا ہے۔

اس کے بعد کی سورت 43 الزُخرُفُ ہے۔ شروع ہوتی ہے یہ چوتھا حٰم ہے چوتھا حجاب اٹھاتا ہے۔ وہ چوتھا حجاب امرِ رب کا معلوم کرلینا ہے۔ حٰم والی سورتوں میں اب تک ہم یہ معلوم کرچکے ہیں کہ اللہ تعالٰی اپنے بندوں سے مخاطب تین طرح سے ہوتا ہے۔ بلاواسطہ۔ پردے کے پیچھے سے۔ غیب کی آواز سے۔ بالواسطہ طریقے سے وحی کے ذریعہ فرشتے کو بھیج کر معلوم کرادیتا ہے۔ تیسرا طریقہ الہام کے ذریعے یعنی وحی روحی، وحی قلبی اور غیب سے یعنی وحی مثالی۔ خدا کے نیک مومن بندوں کو الہام کے ذریعہ معلوم کرادیتا ہے کہ اللہ کی مرضی ومنشاء کیا ہے ان کو ولی اللہ کا درجہ مل جاتا ہے۔ وحی روحی وحی خاص قرآن مجید ہے۔ جو مردہ دلوں کو حیات تازہ عطا کرتا ہے۔ مردوں کو قبروں کے اندر زندہ کردیتا ہے۔ امراض میں شفا پہنچادیتا ہے۔ انسان کو جو کچھ عطا ہوا قرآن سے ملا ہے۔ قرآن معرفت خدا کی پہلی منزل ہے جو کچھ تمہیں لینا ہو قرآن کے مطالعہ قرآن کی تلاوت سے حاصل کرو یہ معمولی کتاب نہیں ہے کہ بھول جاؤ۔ یہ لوحِ محفوظ کی امّ الکتاب کی ہوبہو نقل اتاری گئی ہے۔ وحی بذریعہ جبرئیل امین نازل ہوتی ہے۔ حضور صلعم کے بعد وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ وحی کے سمجھنے کا دروازہ قیامت تک کھلا ہوا قرآن مجید موجود ہے ساری کائنات کے لیے پیغام ہے۔ دنیا جہاں والوں کے لیے پیغام ہدایت وفلاح کھلا ہوا ہے۔ ہر ایک کی توفیق عقل فہم کے مطابق اس سے فائدہ مند رہیگا۔ حٰم کے سات حجابات سات سورتوں میں تلاش کرو مومن کے قلب سے حجابات نورِ ایمان و یقین سے اٹھتے جاتے ہیں مومن جب قرآن پڑھتا ہے قرآن سنتا ہے تو خدا وہاں خود موجود ہوتا ہے تم سے باتیں کرتا رہتا ہے تم اس کو نہیں دیکھ سکتے وہ تم کو دیکھتا رہتا ہے۔ سنتا رہتا ہے۔ مومن جب قرآن پڑھتا ہے تو عالم ارواح تک سفر کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ روح من امرنا کی آواز آنے لگتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح آدمی سفر حیات کی منزلوں میں جگہ جگہ سفر کرتا ٹھہرتا رہتا ہے روح بھی زندگی کیساتھ سفر کرتی رہتی ہے۔ انسان جب سوجاتا ہے تو روح سفر کرنے جسم سے باہر نکل کر جگہ جگہ گھومتی پھرتی دوبارہ جسم کے اندر داخل ہوجاتی ہے اور تم بے حس و حرکت خواب کے مزے لیتے ہوئے زمان ومکان کی قید سے نہ معلوم کہاں کہاں ہو کر چلے آتے ہو۔ قرآن

تصدیق کرتا ہے وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ O خشکی کے ہوائی سفر میں یہ آیت پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا آیت 13 کا ترجمہ دیکھو۔ آدم کو جنت سے نکالا گیا اللہ کی مشیت مرضی یہی تھی دنیا میں دو نظام قائم ہیں آدمیت کا اور شیطانیت کا دونوں میں سے جو چاہو طریقہ اختیار کرو دونوں کا انجام بتادیا گیا ہے۔

حٰمٓ سے شروع ہونے والا پانچواں سورۂ دخان ہے۔ اللہ نے قسم کھائی اس مبارک رات کی جس میں یہ قرآن نازل کیا گیا لوحِ محفوظ سے آسمان کی طرف پہلے اتارا گیا وہ رات مبارک رات جس میں مخلوقات کی موت و حیات کے رزق و اولاد کے انعامات کے فیصلے کیے جاتے ہیں اور فرشتوں کے لیے حکم کیا جاتا ہے کہ امرِ رب کو پہنچاتے رہیں۔ "اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا" خدا کے کیے ہوئے فیصلے اس کے وقت پر جاری ہو جائیں گے۔ انتظار کرو اس دن کا جب یہ آسمان دھواں دھواں بن کر بکھر جائیگا۔ دردناک عذاب کا دن ہوگا لوگ دعائیں کریں گے "پروردگار ہم پر سے عذاب ٹال دے اب ہم ایمان لاتے ہیں"۔ اگر ہم ان سے ذرا اپنا عذاب ہٹالیں تو پھر سے یہ لوگ وہی کرنے لگیں گے جو پہلے کیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن سب سے انتقام لیا جائیگا۔ اس سورت میں دخان کا اشارہ مکہ کے قحط سے متعلق ہے جو حضور صلعم کے زمانہ میں پڑا تھا۔ حضور کی بددعا کے نتیجہ میں تھا۔ بڑی ضرب سے مراد جنگ بدر کی پیش گوئی ہے۔

پھر فرعون کا ذکر آیا جب موسیٰ علیہ السلام کی بددعا کے نتیجہ میں مصر میں قحط پڑا تھا۔ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ۔ بنی اسرائیل کو میرے حوالے کردو میں تمہارے سامنے خدا کا رسول بن کر آیا ہوں رسول اللہ کے حالات سے مطابقت ہورہی ہے۔ مجھ پر ہاتھ بڑھانے سے پہلے خدا کا خوف کرو اپنی حرکت سے باز آجاؤ موسیٰ فرعون کا قصہ ضمناً سنایا گیا کہ فرعون کس طرح غرق دریا ہوا۔ ان کی وراثت مومنوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس پر نہ آسمان رویا نہ زمین روئی جب فرعون جیسا طاقتور بادشاہ خدا سے سرکشی کر کے پیغمبر کی ہدایت نہ مانا اور ہلاک ہوگیا تو پھر یہ سرداران قریش مکہ کفار عرب کس شمار میں ہیں۔ جو سرکشی کفر و ضد میں پڑے ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں موت صرف ایک بار آتی ہے اس کے بعد کوئی زندگی نہیں ہے۔ جبکہ موت کے بعد آخرت کی زندگی ضرور ہے۔ دوبارہ مردوں کو زندہ کیا جائیگا۔ قومِ تُبَّع کی مثال دیجارہی ہے جو شرک و کفر کے جرم میں اسلام سے بہت پہلے ہلاک کی گئی تھی۔ یہ دنیا کھیل تماشہ نہیں ہے جو جی میں آئے کر گذرو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ خدا ضرور پوچھنے والا ہے زندگی چند روز کی آخرت ہمیشہ کی ہے۔ اللہ ہی آخرت میں مدد کرسکتا ہے۔ دوزخ میں گنہگاروں کو زقوم کے درخت کا پھل اور ری

کھانے پینے کو دیا جائے گا جو پیٹ میں پہنچ کر آنتوں کو کاٹ ڈالے گا۔ فرشتوں سے کہا جائے گا پکڑو۔ رگیدو جہنم میں ڈالو بھاگ کر کہاں جائیں گے۔ جنتی لوگوں کے لیے ہمیشہ آرام کی زندگی ہوگی۔ مومن کو اللہ کی رحمت پر بھروسہ ہوگا جبکہ کافر کا انجام دخان، دھنواں دھنواں غیر حقیقی چیز جو نظر آئے مگر ہاتھ نہ آئے نہ فائدہ پہنچا سکے۔

اس کے بعد کی سورت چھٹی حٰم کی سورت جاثیہ شروع ہوتی ہے۔ اطاعت رسول قرب خداوندی کا حصول حٰم کی ہر سورت میں مومنوں کے لیے مغفرت و رحمت کے وعدے کا ذکر ہو رہا ہے۔ انسان کا مقصد خدا کو جاننا، رسول اللہ کی معرفت خدا تک پہنچنا اور قرآن کی ہدایت و نصیحت کے مطابق زندگی کو ڈھال لینا ہے۔ خدا کا ذکر تسبیح صبح و شام خدا اور بندہ کے باہمی رشتے کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔ چلتے پھرتے اس کا وظیفہ ذکر الٰہی رہتا ہے۔ اللہ نے انسان کی حفاظت کے لیے دو فرشتوں کو مقرر کر دیا ہے۔ وہ اللہ اور بندے کے درمیان رشتہ استوار رکھتے ہیں دن رات کے دو وقتوں میں ان کی ڈیوٹیاں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ عصر کے وقت جب وہ بدلے جاتے ہیں کہ اعمال ناموں میں ذکر الٰہی خدا کی تمجید و تحدیث کا ورق پلٹتے ہیں ان کی خواہش ہوتی ہے کہ بندہ کا نام ذکر الٰہی کے ساتھ لکھا جائے اس کی آخرت عافیت کی صورت نکل آئے۔ قرآن کی تلاوت کا وقت بھی صبح و شام رکھا گیا۔ یہ کائنات ساری مومن پر صدقہ کر دی گئی جو چیز وہ چاہے حلال کرے اور کھائے ہر چیز حلال کر دی گئی۔ تخلیق کائنات اور تخلیق آدم دو اہم چیزیں ہیں باقی سب غیر اہم چیزیں ہیں ان دونوں اہم چیزوں کی ایک مہلت مقرر ہے دونوں کو فنا ہونا ہے دونوں اپنی تخلیقی فطرت میں اگرچہ کہ متضاد اور بالکل مختلف ہیں لیکن اللہ نے کائنات کو حکم دیا کہ انسان کی سلامتی آبادی حیات زندگی کے لیے سازگار بن جائیں ممد و معاون ثابت ہوں دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ اشتراک کر لیا ہے۔ حیات انسانی اس کرہ زمین پر ممکن ہو سکی۔ دونوں ایک دوسرے کے لیے ضروری اور مشترک ہو گئے ہیں۔ یہ اللہ کا نظام قدرت ہے ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ○ ہر امت ہر فرقہ قیامت کے دن زانو پر جھکا ہوا سجدہ کی حالت میں پیش ہوگا (جاثیہ کے معنی زانو کے بل گرا ہوا جھکا ہوا) ہر ایک کے اعمال نامے کے مطابق بٹھایا جائے گا۔ ان کو اسی کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ خدا کے پاس کتاب لکھی ہوئی اعمال نامے موجود ہوں گے اسی کے مطابق فیصلہ سنایا جائے گا سب کو برابر حصہ ملے گا۔ مومنوں کی بھی آزمائش ہوگی ان کو بھی بدلے اسی کے مطابق ملیں گے۔